https://farid.ps/articles/zionism_and_nazism/ur.html

صیہونیت اور نازیت: لفظی طور پر ایک ہی سکے کے دو رخ

ستمبر 1934 میں، جوزف گوئبلز کے پروپیگنڈہ اخبار ڈیر اینگریف (حملہ) نے ایک خصوصی سلسلہ شروع کیا: ایک بارہ حصوں پر مشتمل سفری رپورٹ جو ایس ایس افسر لیوپولڈ وان میلڈن سٹائن نے لکھی، جس میں ان کے سیہونی عہدیدار کرٹ ٹوکلر کے ساتھ فلسطین کے دورے کی تفصیل دی گئی تھی۔ اس سلسلے کو فروغ دینے کے لیے، گوئبلز نے نورمبرگ میں ایک کانسی کا یادگاری تمغہ تیار کرایا: ایک طرف داؤد کا ستارہ تھا جس پر لکھا تھا „**Ein Nazi fährt nach Palästina**“ („ایک نازی فلسطین جاتا ہے“)، اور دوسری طرف سواستیکا کے ساتھ جملہ „**Und erzählt davon im Angriff**“ („اور اس کے بارے میں ڈیر اینگریف میں بتاتا ہے“)۔

یہ تمغہ ایک عارضی لیکن چونکا دینے والی حقیقت کو سمیٹتا ہے: نازی عہدیداروں اور سیہونی رہنماؤں کا فلسطین میں یہودی ہجرت کے بارے میں مشترکہ مفاد تھا۔ نازی جرمنی کو **judenrein** (یہودیوں سے پاک) کرنا چاہتے تھے؛ سیہونی اپنی مستقبل کی ریاست کو آبادی سے بھرنا چاہتے تھے۔ ان کا تعاون، عملی اور موقع پرست، 1930 کی دہائی میں پروان چڑھا۔

سیاق و سباق: یورپی قوم پرستی اور یہودیوں کی اخراج

انیسویں صدی میں **نسلی قوم پرستی** کا عروج دیکھا گیا – یہ عقیدہ کہ ہر قوم (جو کہ نسل، زبان، اور „خون“ سے متعین ہوتی ہے) کو اپنی ریاست میں رہنا چاہیے۔ یہ اٹلی اور جرمنی کے اتحاد اور آسٹرو-ہنگری اور عثمانی سلطنتوں میں قوم پرستانہ بغاوتوں کے لیے نظریاتی ایندھن تھا۔

اقلیتی گروہ اس نئے نظام کے تحت تکلیف میں بتلا رہے:

- **روما (جپسی)** کو بے دخل کیا گیا، کلیشوں کا شکار بنایا گیا، اور بعد میں نازیوں کے ہاتھوں نابودی کا ہدف بنے۔
- **پولش** کو پرشیا میں جرمنائزیشن اور زار روس میں روسائزیشن کے ذریعے دبایا گیا۔

- **چیک، سلوواک، یوکرینی، جنوبی سلاو** کو آسٹرو-ہنگری میں دبایا گیا۔
- **آرمینیائی** کو عثمانی سلطنت میں قتل عام اور نسل کشی کا سامنا کرنا پڑا۔
- **باسک، کیٹلان، بریٹن، کورسیکن** کو اسپین اور فرانس میں دبایا گیا۔
- **سورب، ڈین، فن، بالٹک** کو پرشین یا روس کے زیر اثر جذب یا دبایا گیا۔

ان گروہوں میں سے زیادہ تر نے حقوق یا آزادی کے لیے لڑ کر جواب دیا۔ اس کے برعکس، صیہونیت نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہودیوں کے ظلم کا حل یورپ میں مساوات نہیں، بلکہ فلسطین کی نوآبادی کاری ہے۔

صیہونیت کے لیے یہود دشمنی کی شرط

یہود دشمنی نازیوں سے بہت پہلے سے پھیلی ہوئی تھی:

- **جرمنی:** ولہیلم مار نے 1870 کی دہائی میں "یہود دشمنی" کی اصطلاح وضع کی۔
- **فرانس:** ڈریفس معاملے نے گہری یہود دشمنی کو بے نقاب کیا۔
- **روس:** پوگروم (1881–1905) نے لاکھوں لوگوں کو جلاوطنی پر مجبور کیا۔
- **آسٹریا:** ویانا کے میئر کارل لوئیگر نے یہود دشمنی پر اپنا کیریئر بنایا۔
- **ہنگری، رومانیہ، پولینڈ:** خون کے الزامات، کوٹہ، پوگروم۔

سیہونیوں نے یہود دشمنی کو اس بات کی تصدیق کے طور پر تعبیر کیا کہ یہودی یورپ سے تعلق نہیں رکھتے۔ ہرزل کے **Der Judenstaat** (1896) نے یہ نتیجہ اخذ کیا: یہود دشمنی کبھی ختم نہیں ہوگی، اس لیے یہودیوں کو اپنی ریاست کی ضرورت ہے۔

سیہونی-نازی ہم آہنگی

1933 کا میمورنڈم

21 جون 1933 کو، جرمنی کی سیہونی فیڈریشن (ZVfD) نے ایڈولف ہٹلر کو ایک میمورنڈم بھیجا۔ اس میں کہا گیا:

> "نئی ریاست کے بنیاد پر، جس نے نسل کے اصول کو قائم کیا ہے، ہم اپنی کمیونٹی کو مجموعی ڈھانچے میں شامل کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہمارے لیے بھی، ہمیں مختص کردہ دائرے میں، وطن کے لیے نتیجہ خیز سرگرمی ممکن ہو...

> کیونکہ ہم بھی مخلوط شادیوں کے خلاف ہیں اور یہودی گروہ کی پاکیزگی کو برقرار رکھنے کی حمایت کرتے ہیں۔"

ہاوارا معاہدہ (1933–1939)

25 اگست 1933 کو، نازی جرمنی اور یہودی ایجنسی نے ہاوارا معاہدہ („منتقلی") پر دستخط کیے۔

- طریقہ کار: جرمن یہودی اپنے اثاثوں کو جرمن بینکوں میں جمع کرتے تھے؛ یہ پیسہ فلسطین کو برآمد کی جانے والی جرمن مصنوعات خریدنے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ مہاجرین فلسطین میں مقامی کرنسی میں آمدنی وصول کرتے تھے۔
- **نتیجہ**: ہاوارا کے تحت تقریباً 60,000 جرمن یہودی فلسطین ہجرت کر گئے۔
- اثر: جرمن برآمدات اور سیہونی ترقی کو فروغ دیا، جبکہ بین الاقوامی یہودی بائیکاٹ کو کمزور کیا۔

ڈیر اینگریف اور میلڈن سٹائن-ٹوکلر کا سفر

1933 کے موسم بہار میں، سیہونی عہدیدار کرٹ ٹوکلر نے نازی میڈیا میں مثبت رپورٹنگ کے ذریعے ہجرت کو فروغ دینے کے لیے ایس ایس افسر **لیوپولڈ وان میلڈن سٹائن** سے رابطہ کیا۔ میلڈن سٹائن اور ان کی بیوی نے ٹوکلرز کے ساتھ فلسطین کا سفر لیا، تل ابیب، کیبوتزیم، جزریل وادی، صافد، حبرون اور یروشلم کا دورہ کیا۔

اس سفر سے „**Ein Nazi fährt nach Palästina**" („ایک نازی فلسطین جاتا ہے") کا سلسلہ وجود میں آیا، جو **26 ستمبر سے 9 اکتوبر 1934** تک ڈیر اینگریف میں شائع ہوا۔

„Ein Nazi fährt nach Palästina" (1934)

ایک نازی فلسطین جاتا ہے اور اس کے بارے میں ڈیر اینگریف میں بتاتا ہے

ہر حصے میں سیہونی بستیوں اور علمبرداروں کی تصاویر شامل تھیں۔ ذیل میں منتخب اقتباسات ہیں۔

حصہ 1 – Aufbruch nach Erez Israel (26 ستمبر 1934)

> „برلن اسٹیشن پر، نوجوان یہودی ٹرین میں سوار ہوئے۔ وہ عبرانی گیت گاتے تھے، ان کی آوازیں امید سے بھری ہوئی تھیں۔ انہوں نے الوداعی نعرہ لگایا: **شالوم**! ...یہ ایک قوم کا پکار تھا جو دوبارہ تعمیر کے لیے روانہ ہو

> رہی تھی۔"

حصہ 2 – Ankunft in Haifa (27 ستمبر 1934)

> "حیفا کی بندرگاہ پر، عرب پورٹرز ہجوم کرتے ہوئے چیختے اور لالچی ہاتھوں سے سامان پکڑتے تھے۔ اس کے برعکس، امیگریشن آفس کے یہودی عہدیداروں نے ہمیں نظم و ضبط کے ساتھ استقبال کیا، ان کے کاغذات احتیاط سے تیار کیے گئے تھے۔"

حصہ 3 – Tel Aviv, die jüdische Stadt (28 ستمبر 1934)

> "یہاں صرف یہودی رہتے ہیں، یہاں صرف یہودی کام کرتے ہیں، یہاں صرف یہودی تجارت کرتے ہیں، نہاتے ہیں اور رقص کرتے ہیں۔ شہر کی زبان عبرانی ہے – ایک قدیم زبان، جو دوبارہ زندہ کی گئی – لیکن شہر خود جدید اور مغربی ہے، چوڑی سڑکوں اور پرکشش دکانوں کے ساتھ۔ ہر جگہ، بڑھتی ہوئی آبادی کو پورا کرنے کے لیے تعمیرات جاری ہیں۔"

> "فلسطین میں یہودیوں کی اکثریت پرامید، محنتی، نظریاتی لوگ ہیں جو اپنے پسینے سے اس سرزمین کو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں – یہ اس کلیشے کے بالکل برعکس ہے جو عام طور پر یہودیوں پر لگایا جاتا ہے۔"

حصہ 4 – Die Kibbuzim und das Land (29 ستمبر 1934)

> "کیبوتز میں ہر ہاتھ کام کرتا ہے: مرد، عورتیں اور بچے یکساں۔ دلدلی زمینوں کو خشک کیا جاتا ہے، باغات لگائے جاتے ہیں، گودام بنائے جاتے ہیں۔ یہاں ایک نئی قسم کا یہودی جنم لے رہا ہے – زمین سے جڑا ہوا، زمین کے قریب۔"

حصہ 5 – Ben Shemen und die Jugend (30 ستمبر 1934)

> "بین شیمن کی یوتھ کالونی میں، جوان علمبرداروں کو نہ صرف تعلیم دی جاتی ہے بلکہ کام میں بھی تربیت دی جاتی ہے۔ وہ زمین جوتیں ہیں، مویشیوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور نظم و ضبط کے ساتھ مارچ کرتے ہیں۔ ان کی آنکھوں میں مستقبل کا جذبہ چمکتا ہے۔"

حصہ 6 – Die Jesreel-Ebene (1 اکتوبر 1934)

> „جزریل وادی میں، میں نے آبادکاروں کے درمیان ایک رہنما، بین گوریئن سے ملاقات کی۔ ہمارے اردگرد، جو کبھی دلدل اور صحرا تھا، وہ زرخیز زرعی زمین بن چکا تھا۔ یہاں کے آبادکار اجتماعی طور پر رہتے ہیں، سب کچھ بانٹتے ہیں، اس یقین کے ساتھ کہ وہ ایک نئی قوم کی تشکیل کر رہے ہیں۔“

حصہ 7 – Arabische Düfte (2 اکتوبر 1934)

> „میرے سامنے کچھ بوڑھی عورتیں بیٹھی ہیں۔ سب سے زیادہ عمر رسیدہ اب پردہ نہیں کرتیں، حالانکہ آپ چاہیں گے کہ وہ کریں... اور یہ گندے بچے۔ بس بدتر ہلتی ہے۔ ایک چھوٹی لڑکی کو موشن سکنیس ہوئی۔ عربی بدبو پہلے ہی ہمیں گھیر رہی تھی، لیکن اب یہ ناقابل برداشت ہوگئی۔ ہم نے بھی اپنا سر کھڑکی سے باہر نکالا۔“

حصہ 8 – Safad und der Norden (3 اکتوبر 1934)

> „صافد میں ماحول کشیدہ ہے۔ عرب برطانویوں کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں، مٹھی ہلاتے اور چیختے ہیں۔ یہودی اپنے چھوٹے سے محلے میں، محافظ دروازوں کے پیچھے رہتے ہیں۔ یہاں واضح ہے: عرب ترقی کی مخالفت کرتے ہیں۔“

حصہ 9 – Hebron und die Vergangenheit (4 اکتوبر 1934)

> „ہم حبرون کے جلے ہوئے یہودی محلے سے گزرے۔ کھنڈر 1929 کے خونی دنوں کی یاد دلاتے ہیں، جب عرب ہجوم نے اپنے پڑوسیوں پر حملہ کیا۔ آگ سے سیاہ پڑے پتھر، خالی گھر، وہاں خاموشی جہاں کبھی یہودی زندگی پھلتی پھولتی تھی۔“

حصہ 10 – Jerusalem und die heiligen Stätten (5 اکتوبر 1934)

> „دیوار گریہ پر، یہودی اپنی دعائیں سرگوشیوں میں ادا کر رہے تھے۔ عرب گزرتے اور مذاق اڑاتے، چیختے اور طعنہ دیتے، ان کی عقیدت کو پریشان کرتے۔ شام کو، میں نے یروشلم میں یہودی ادیبوں کی ایک میٹنگ میں شرکت کی - ایک سیلون جو گفتگو سے بھرا ہوا تھا، جہاں پرانی روایت جوان تجدید سے ملتی تھی۔“

حصہ 11 – Die Zukunft des Landes (6 اکتوبر 1934)

> „فلسطین میں ہزاروں مزید لوگوں کو قبول کرنے کی صلاحیت ہے۔ جو ترقی پہلے ہی حاصل کی جا چکی ہے وہ دکھاتی ہے کہ جب نظریہ اور محنت مل جاتی ہے تو کیا ممکن ہے۔ لیکن برطانوی ہچکچاتے ہیں، فسادات سے ڈرتے ہیں، اور عرب بے چین ہو رہے ہیں۔"

حصہ 12 – Eine Lösung der Judenfrage? (9 اکتوبر 1934)

> „فلسطین میں، یہودی سوال اپنا حل پاتا ہے۔ یہاں یہودی پیداواری، تخلیقی، زمین سے جڑا ہوا بن جاتا ہے۔ وہ مسئلہ جو یورپ کو بوجھل کرتا ہے، ایریٹز اسرائیل کی مٹی میں شفا پاتا ہے۔"

میلڈن سٹائن سے ایخمن تک

1935 تک، ایڈولف ایخمن نے میلڈن سٹائن کے شعبے میں شمولیت اختیار کی۔ اس نے ہرزل کے **Der Judenstaat** کا مطالعہ کیا، عبرانی اور یدش سیکھی، اور خود کو „سیہونی" کہا - عقیدے سے نہیں، بلکہ „یہودی سوال" کے حل کے طور پر ہجرت کو فروغ دینے کے ایک ذریعہ کے طور پر۔

ایویئن، ہجرت کی ناکامی، اور شدت پسندی

جولائی 1938 میں، ایویئن کانفرنس نے یہودی پناہ گزینوں پر بحث کے لیے 32 ممالک کو اکٹھا کیا۔ زیادہ تر نے ہجرت کے کوٹوں کو بڑھانے سے انکار کیا؛ صرف ڈومینیکن ریپبلک نے 100,000 لوگوں کے لیے زمین کی پیشکش کی، حالانکہ صرف چند سو افراد کو دوبارہ آباد کیا گیا۔

نازی پروپیگنڈہ نے خوشی سے نعرہ لگایا: „یہودی فروخت کے لیے - کوئی نہیں چاہتا۔" سیہونی وفود نے صرف فلسطین پر توجہ دی، دیگر مقامات کو مسترد کر دیا۔ ہجرت کی ناکامی نے نازیوں کی جلاوطنی سے تباہی کی طرف منتقلی میں حصہ ڈالا۔

ایخمن-ہاگانہ رابطہ

1937 میں، ہاگانہ کے ایجنٹ فیویل پولکیس نے ایخمن اور ہربرٹ ہیگن سے ملاقات کی۔ پولکیس نے برطانویوں کے خلاف ہتھیاروں اور نازی حمایت کی درخواست کی، برطانیہ کو مشترکہ دشمن کے طور پر پیش کیا۔ ایخمن اور ہیگن جعلی شناختوں کے ساتھ فلسطین گئے، برطانویوں نے انہیں بے دخل کر دیا، اور وہ قاہرہ میں پولکیس سے دوبارہ ملے۔ کوئی معاہدہ طے نہیں ہوا، لیکن یہ واقعہ دونوں فریقوں کے عملی رویے - اور مایوسی - کو ظاہر کرتا ہے۔

ماضی کے سائے

قتل عام سے پہلے، نازی پالیسیوں میں شامل تھے:

- **منظم طور پر جائیداد کی چھینتی** (یہودی املاک کی آریائزیشن)۔
- **شہریت کا نقصان** (نورمبرگ قوانین)۔
- **دوہرے قانونی نظام** (یہودی بمقابلہ آریائی)۔
- **بلا جواز حراست** (ابتدائی کیمپ)۔

مبصرین آج کے اسرائیل/فلسطین میں ساختی مماثلتوں کی نشاندہی کرتے ہیں: زمین کی چھینتی، شہریت سے انکار، آبادکاروں اور فلسطینیوں کے لیے الگ قانونی نظام، اور انتظامی حراست۔

نتیجہ: نسلی قوم پرستی کے دو چہرے

صیہونیت اور نازیت، اگرچہ نتائج میں متضاد تھیں، ایک مشترکہ ڈھانچہ رکھتی تھیں: دونوں نسلی قوم پرست منصوبے تھے جو ایک دوسرے میں ضم ہونے سے انکار کرتے تھے، علیحدگی کی تعریف کرتے تھے، اور شناخت کو حیاتیاتی طور پر متعین کرتے تھے۔

ڈیر اینگریف کا تمغہ، اس کے سواستیکا اور داؤد کے ستارے کے ساتھ، ایک کلیکٹر کی دلچسپی سے زیادہ ہے - یہ ایک یاد دہانی ہے کہ یورپی یہود دشمنی یورپ میں حل نہیں ہوئی بلکہ فلسطین کو برآمد کی گئی، جہاں فلسطینی دو نسلی قوم پرست نظریات کے ذریعہ تیار کردہ "حل" کے شکار بن گئے۔

حوالہ جات

- ڈیر اینگریف (برلن)، نمبر 226–237 (26 ستمبر–9 اکتوبر 1934)۔

- جرمنی کی سیہونی فیڈریشن کا ایڈولف ہٹلر کو میمورنڈم، 21 جون 1933۔
- ہاوارا معاہدہ، 25 اگست 1933۔
- ایویئن کانفرنس کے ریکارڈ، جولائی 1938۔
- ایخمن کی گواہی (یروشلم مقدمہ، 1961)۔
- بوس، جیکب۔ ایک نازی **فلسطین** جاتا ہے اور اس کے بارے میں ڈیر اینگریف میں بتاتا ہے۔ ہسٹری ٹوڈے، 1980۔
- برینر، لینی۔ ڈکٹیٹرز کے دور میں **صیہونیت**۔ لندن: کروم ہیلم، 1983۔
- بلیک، ایڈون۔ ٹرانسفر معاہدہ: تیسرے رائخ اور یہودی **فلسطین** کے درمیان معاہدے کی ڈرامائی کہانی۔ نیو یارک: میکملن، 1984۔
- نیکوشیا، فرانسس۔ تیسرا رائخ اور **فلسطین** کا مسئلہ۔ آسٹن: یونیورسٹی آف ٹیکساس پریس، 1985۔
- سیگف، ٹوم۔ ساتواں ملین: اسرائیلی اور ہولوکاسٹ۔ نیو یارک: ہل اینڈ وانگ، 1991۔
- سیزارانی، ڈیوڈ۔ ایخمن: اس کی زندگی اور جرائم۔ لندن: ہینیمن، 2004۔
- لاکوئر، والٹر۔ صیہونیت کی تاریخ۔ لندن: ٹورس، 2003 [اصل میں 1972]۔
- لونگریچ، پیٹر۔ ہولوکاسٹ: نازیوں کی طرف سے یہودیوں پر ظلم اور قتل۔ آکسفورڈ: او یو پی، 2010۔